

وکتوریہ کا دہر میں جو مدح خوان ہو

شاہانِ مصر چاہیے لیں عزت اس سے وام

خود ہے تدارک اس کا گورنمنٹ کو ضرور

بے وجہ کیوں ذلیل ہو، غالب جس کا نام

امرِ جدید کا تو نہیں ہے مجھے سوال

بارے قدیم قاعدے کا چاہیے قیام

ہے بندہ کو اعادۂ عزت کی آرزو،

چاہیں اگر حضور تو مشکل نہیں یہ کام

دستورِ فنِ شعر یہی ہے، قدیم سے

یعنی دعا پہ مدح کا کرتے ہیں، اختتام

ہے یہ دعا کہ زیرِ نگین آپ کے رہے

اقلیمِ ہند و سند سے تا ملکِ روم و شام

مُسام :

جو ہر دارِ تلوار۔

شرح :

جمشید جیسے مرتبے

والا میکلوڈ بہادر، جو

جنگ کے وقت مشاقتی

کے باعث مریخ کے

ہاتھ سے بھی تلوار چھین

ے۔

۴۔ شرح :

جس محفل میں وہ شراب

پینے کا سرو سامان

آراستہ کریں دہان

شراب کی صراحی اور

میکشی کا پیالہ بن

جائے۔

۵۔ لغات :

علی الدوام :

ہمیشہ کے لیے۔

شرح : میری آرزو تھی کہ اے گورنر! آپ کو چودھویں کا چاند

کھوں، لیکن دل نے کہا : تیرا یہ خیال بالکل خام ہے۔ دیکھو، چاند کے جلال و شکوہ

کا ہنگامہ دو راتوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ پھر وہ گھٹنا شروع ہو جاتا ہے، لیکن میکلیوڈ

بہادر کی عزت اور بلند مرتبہ ہمیشہ قائم رہے گا۔